

ایک اسلامی

تیرھواں باب

لفظ "مغفرت" کی تحقیق!

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ "مغفرت" کے معنی ہیں پردہ پوشی کے، یعنی معاف نہیں ہوتا بلکہ اس پر پردہ پڑ جاتا ہے جو گناہ ہوتا ہے اس کی سزا مل جاتی ہے۔ جو مغفرت نہ کرے وہ ایک دفعہ قیل ہو کر سزا مجلّت لیتا ہے۔ سو اگر اپنی اصلاح کرے یعنی مغفرت کرے تو اس کے گناہ انہ مغفرت کرنے پر باہر جاتا ہے۔ اس میں دو چیزیں ہوتی ہیں۔ ایک گناہ سے بچنا، دوم تلافی مافات کے لئے صبح اور فطری کوشش کرنا۔ خرابی صحت کیلئے فطری کوشش عادت بد سے اجتناب اور ورزش وغیرہ ہے نہ کہ دھول بجاتا یا سڑ سے سیر رانچا پڑھنا۔ امتحان میں ناکامی کا علاج کثیف نصاب کو پڑھنا اور مضامین کو یاد کرنا ہے نہ کہ باہر جا کر گڑھے کھودنا۔

لیکن بعض امدادیت ایسی موجود ہیں جو تلافی مافات کے لئے غیر فطری اور مضحکہ خیز تدابیر پیش کرتی ہیں حضرت عثمانؓ نے چند آدمیوں کو وضو کا طریقہ بتا کر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح وضو کیا کرتے تھے۔ جو شخص اس طرح وضو کرے دو رکعت نماز پڑھ لے اس کے تمام اگلے پھیلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (بخاری)

مطلب یہ کہ اگر کوئی شخص باپ کو قتل کرنے کے بعد وضو کر کے دو رکعت پڑھ لے تو گناہ معاف ہو گیا۔ یا کوئی طالب علم سال بھر کام نہ کرے اور آخر میں دو رکعت نماز پڑھ لے تو سستی کا گناہ معاف ہو گیا۔ یا کوئی شخص درخت سے کوہر کا ٹھیک ٹھولے اور فوراً دو رکعت نفل پڑھ لے تو گناہ معاف۔

- ۲- جب نمازیں امام مولانا صالین کہے اور مقتدی "آمین" کہیں اور ان کی آمین کا وقت فرشتوں کی آمین کے وقت سے مل جائے یعنی سب ہم ٹورا ہو جائیں تو ان سب کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔
- ۳- کتے کو پانی پلانے
- ۴- راستہ سے کاٹا ہٹانے
- ۵- اور چند دعاؤں کے ورد کرنے سے یہ سارے گناہ معاف کئے جا رہے ہیں۔
- ۶- وضو کرنے سے منہ، آنکھوں اور ہاتھ پاؤں کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (دو اسلام)

الجواب :

مغفرت کا مطلب یہ ہے کہ گناہ معاف ہو جاتا ہے یعنی اس کا اثر جاتا رہے۔ اس جگہ اثر سے مراد وہ اثر ہے جو اس کے میخیز میں درج ہو چکا ہے یا اس کے روح پر طاری ہو چکا ہے۔ مغفرت کے اسباب بہت سے ہیں :

- ۱- توبہ - اس کی حقیقت یہ ہے کہ پھیلے گناہ کو چھوڑ دے اور آئندہ کیلئے اس سے رگ جانے کا پختہ ارادہ کرے۔ قرآن مجید میں ہے :

”قل للذین کفروا ان یتوبوا الیغفر لہ ما قد سلف ؟ الآیۃ“

- ۱- "کہ کافروں سے کہہ دیجئے، اگر وہ رگ جائیں تو ان کے پہلے گناہوں کی مغفرت ہو جائیگی۔"
- ۲- نیکیوں سے بھی گناہ کے وہ اثرات جو دل پر چڑھ گئے تھے، دور ہو جاتے ہیں :

”ان الحسنات ینذھبن السیئات“

کہ "نیکیاں گناہوں کو لے جاتی ہیں"

گناہ کی مثال بیماری کی سی ہے۔ بیماری کے ازالہ کے لئے پرہیز کی سخت ضرورت ہے۔ بعض بیماریاں ایسی ہوتی ہیں جو پرہیز سے زائل ہو جاتی ہیں۔ پھر غذا اور ہوا کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ بعض بیماریاں اس قسم کی ہوتی ہیں جو صرف غذا اور ہوا کی تبدیلی اور اصلاح سے رفع ہو جاتی ہیں۔ اور بعض میں علاج بالذوا کی ضرورت ہوتی ہے۔ توبہ بمنزلہ پرہیز کے ہے۔ نیکیاں بمنزلہ غذا و ہوا کے ہیں اور استغفار و دعا بمنزلہ علاج بالذوا کے ہے۔ دعا کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

”ادعونی استجب لکم“

کہ "مجھ سے دعا کرو، میں تمہارا مقصد پورا کروں گا"

گناہ کے اثرات دو قسم کے ہیں، ایک وہ طبعی نتائج جن کو مادی کہنا زیادہ مناسب ہے۔ جیسے نہ پڑھنے سے ذہن ہو جانا، درخت پر سے کودنے سے ٹانگ ٹوٹ جانا اور باپ کو قتل کرنے سے اس کے سایہ سے محروم ہو جانا

و بعض اثرات جن کو شرعی کہنا زیادہ معزوں سے کیونکہ ان کا وجود شریعت سے معلوم ہوا ہے جیسے دل کا سیاہ ہو جانا، نور دل کا مٹ جانا، برائی کی طرف راغب ہو جانا، نیکی سے متنفر ہو جانا، اللہ کی طرف سے لعنت کا اترنا، لوگوں کے دلوں میں بلا و جہ اس سے بڑی نفرت کا پیدا ہو جانا، وغیرہ وغیرہ۔

شرعاً گناہ اسے کہتے ہیں کہ کسی واجب کو چھوڑا جائے یا کسی ممنوع کام کو کیا جائے۔ اگر کوئی شخص پھیل جائے اور اس کی ٹانگ ٹوٹ جائے تو یہ شرعاً گناہ نہیں لیکن گرنے اور چوٹ لگنے کی وجہ سے مادی نتائج سے نہیں بچ سکا۔ پھر شرعی گناہ کی بعض صورتوں میں اس کا ایک مادی اثر بھی ہوتا ہے۔ پھر مادی اثر کے ازالہ کے لئے مادی علاج بھی کرنا پڑتا ہے اور شرعی اثر کے ازالہ کیلئے شریعت کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے۔ جب انسان سے غلطی ہوتی ہے تو اس کے علاج کے لئے شرعاً اور طباً پہلے اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ اس کام کو چھوڑ دے جس سے وہ بیمار ہوا۔ پھر اس بیماری کے ازالہ کے اسباب ڈھونڈے۔ مثلاً اگر کسی شخص کو حرام کاری سے سوزاک ہو گیا ہے، تو پہلے اس کے لئے لازم ہے کہ آئندہ ایسی حرام کاری سے بچے۔ پھر سوزاک کے علاج میں ان ادویہ کو استعمال کرے جن سے سوزاک رفع ہوتا ہے، صرف انصاف حرام کاری سے بچنا ہی کافی نہیں۔ یہاں تلافی مافات سے کام نہیں چلتا۔

اگر کوئی شخص اپنے والد کو، ڈالے جس کی وجہ سے وہ طبعی طور پر باپ کے سایہ سے محروم ہو گیا تو اس وقت تلافی مافات کی کیا صورت ہوگی؟ کیا اس کا آئندہ کسی کو قتل نہ کرنا اس کے باپ کو واپس لاسکتا ہے؟ اگر کوئی دے کسی کی ٹانگ ٹوٹ جائے تو تلافی مافات کی کیا صورت ہے۔ صرف آئندہ گورنے سے پرہیز کرنا اس کی ٹانگ کو درست کر سکتا ہے؟ اس کے لئے الگ علاج کی ضرورت ہے۔

حقوق دو قسم کے ہیں۔ ایک حقوق العباد اور دوسرے حقوق اللہ۔ حقوق العباد کی تلافی کی شرعی یہی صورت ہے کہ ان کو ادا کرے یا معاف کرائے۔ اور حقوق اللہ میں تو بڑے معافی ہو جاتی ہے۔ اور گناہ کا دو قسم کے ہیں۔ منیرہ اور کبیرہ۔ چھوٹے گناہ نیکوں سے معاف ہو جاتے ہیں اور نیکوں سے گناہوں کا دور ہونا اسی طرح ہے جس طرح ادویہ سے بیماری زائل ہو جاتی ہے۔ حدیث میں جو یہ وارد ہے کہ دو رکعتوں سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ ان سے مراد چھوٹے گناہ ہیں نہ کہ بڑے۔ جیسے احادیث میں اس کی تصریح موجود ہے پھر چھوٹے گناہ اس وقت معاف ہوتے ہیں جب بڑے گناہ نہ ہوں۔ جیسا کہ بعض روایات میں ہے۔ مندرجہ ذیل آیات میں اپنے خیال کے فطری طریقے گناہ کے دور ہونے کے بتائیے :

۱- ان الحسنات یذہبن السیئات ۲

”نیکیاں برائیوں کو... لے جاتی ہیں“

- ۲۔ "ان تخفوها وتؤنوها الفقراء فهو خير لکم دیکفر عنکم من سیئاتکم"
- "اگر تم صدقہ چھپا کر فقرار کو درتو وہ تمہارے لئے بہتر ہے اور تمہاری برائیاں اس سے دور ہونگی"
- ۳۔ قتل خطا میں دو ماہ کا روزہ بتایا پھر کہا تو بتد من اللہ اس سے تمہاری توبہ قبول کرے گا۔
- ۴۔ قسم کا کفارہ غلام آزاد کرنا، کھانا کھلانا یا کپڑا پہنانا۔ اگر طاقت نہ ہو تو روزہ رکھنا۔
- ۵۔ احرام میں شکار کے عوض قربانی کرنا یا روزے رکھنا یا کھانا کھلانا۔
- ۶۔ ظہار میں غلام آزاد کرنا، کھانا کھلانا، روزے رکھنا۔
- ۷۔ "ان تجتنبوا کما نر ما نہون عند تکفرتکم سیئاتکم" الآیۃ
- "اگر تم کبائرت سے بچو گے تو تمہاری برائیاں دور کر دیں گے"
- ۸۔ "ان الله لا یغفر ان یشرك به و ینقر ما دون ذالک"
- "اللہ شرک معاف نہیں کرتا، شرک کے سوا جسے چاہے معاف فرمادے"

آپ کے نزدیک تو یہ سب غیر فطری طریقے ہیں۔ کیونکہ آپ کے ہاں فطری طریقہ میٹھے کہ جس امر کے چھوڑنے پر اس کو سزا ملی، اس کو کرے۔ اگر کسی کے کرنے سے سزا ملی ہے تو اس کو نہ صرف چھوڑے بلکہ علاج بھی کرائے۔ یہاں قرآن میں نیک اعمال کو ہی بار بار کفارے میں ذکر کیا گیا ہے۔ قتل، زنا، چوری وغیرہ کبار گناہ وضو اور نماز سے معاف نہیں ہوتے۔ اس کی صراحت احادیث میں موجود ہے کم از کم مشکوٰۃ ہی دیکھ لو۔

بعض علمائے ان ادلہ کی جو مکفریات کے بارہ میں وارد ہیں، ایسی توجیہ کی ہے جو مادی امور سے زیادہ موزوں ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ روزے سے وہ گناہ دور ہوتے ہیں جن کا اثر اس اثر کے منافی ہے جو روزے سے پیدا ہوتا ہے۔ یعنی جن گناہوں کا تعلق شہوت، لہن اور فرج سے ہے، روزہ ان کا کفارہ ہوگا کیونکہ روزہ رکھنے اور نفس پر کنٹرول کرنے سے گناہ کا میلان کم ہو جائیگا۔ اور نماز پڑھنے سے وہ گناہ دور ہوں گے جو اللہ تم کی رضا کے منافی ہیں۔ وقس علی ہذا۔

صندوق نوٹ

یہیں ایک مٹی آرڈر وصول ہوا ہے جس پر تہا مکمل ہے؛ فضل کریم عمری کلا تھ ماؤس ہچوک اعظم
یہ صاحب مکمل پیٹہ ارسال فرمائیں۔ یا خریداران اصحاب میں سے کوئی صاحب نشانہ ہی فرمائیں تو شکر گزار ہوں گا۔

میخبر